پیغمبر اسلام ﷺ کی نبوت ورسالت پر اعتراض (بشریت نبوت ورسالت کے منافی ہے): ایک تحلیلی مطالعہ

Critical Study of Objection Regarding Nabuwwat and Risalat of The Holy Prophet (May Allah Bless and Peace Be Upon Him)

Dr. Abrar Hussain
G. H. S. Saroba Tehsil P. D. Khan Distt. Jhelum
Email: ibrarhussainpst@gmail.com

Abstract

ALLAH bestows Nabuwat upon the person who considers special worth and capable. ALLAH chooses only the person among his creation who is considered worthy of Nabuwat. Then He sent the chosen person with pure soul and nature so that Wahi could be revealed upon him according to the needs of human beings.

That is why the Nabuwat and Risalat are not bestowed upon everybody. It is because when intends to create a prophet. He creates a man worthy of Nabuwat and filled with sheer innocence, purity, and virtue. As compared to a common man, a prophet has an additional blessing of Wahi. A common man perceives and predict through apparent event, senses, and wisdom but a prophet is bestowed with the ability to see and listen to the angles.

Keywords: Objection, Nabuwwat, Risalat, Holy Prophet.

کامل ضابطہ حیات، دین اسلام نے جہاں نوع بنی آدم کی تمام شعبہ ءحیات میں رہنمائی کی، وہاں پیغمبر اسلام ﷺ کی معجزانہ شخصیت کے ان گنت امتیازات کا بھی تذکرہ فرمایا۔ ان امتیازات اور خصوصی مراتب میں اس چیز کو بڑے ہی حسین پیرائے میں بیان کیا کہ عام انسانی امور میں انبیاء کرام علیہم اسلام کو جو قوت وطاقت نصیب ہوتی ہے وہ عام انسانوں سے اعلیٰ اور مقام عروج پہ ہوتی ہے۔ اسی منسلک الوہی فلسفے کو معجزہ بھی کہتے ہیں۔ جب عام لوگوں نے ان معجزات کو اپنی عقل وخرد کی کسوٹی پر بے سود پرکھنے کی سعی کی، تو انہوں نے انبیاء کرام علیہم السلام اور بالخصوص پیغمبر اسلام ﷺ کی ذات اقدس پر مختلف اعتراضات وسوالات اٹھائے۔ ان معترضین میں متکلمین اور مستشرقین پیش پیش تھے کیونکہ انہیں تعلیمات اسلام اور اس کی حکمتوں سے کوئی خاص فائدہ مند دلچسپی نہ تھی۔ اس بناء پر انہوں نے عام لوگوں کے قلوب واذہان میں فکری انتشار پیدا کرنے اور تشکیک کی ہوا کو

پروان چڑھانے کے لئے تعلیمات اسلام کی معطر ومعنبر فضاؤوں میں معترضانہ تیر برسائے۔ بعد ازاں مسلمانوں نے ان اعتراضات کا عقلا اور نقلا جائزہ لیا اور ان میں سے بطور خاص پیغمبر اسلام ﷺ کی نبوت ورسالت پر اعتراض "بشریت رسالت کے منافی ہے" کو اپنی تحقیقات کا موضوع بحث بنایا اور محققانہ انداز میں ان کے جوابات ذکر کئے ہیں۔ مثلا "کتب تفاسیر میں **مفاتیح الغیب** از فخر الدین رازی، **تفسیر ثنائی** از ثناء اللہ امرتسری، **ضیاء القرآن** از پیر محمد کرم شاہ الازہری، اور **تبیان القرآن** از غلام رسول سعیدی، ان کے علاوہ جن کتب میں معترضین کی نکتہ چینیوں کو بیان کیا گیا ہے ان میں **سیرت النبی ﷺ** از مولانا شبلی نعمانی، **ضیاء النبی ﷺ** از پیر محمد کرم شاہ الازہری، **بشریت انبیاء** از مولانا عبد الماجد، **النبی محمد** از الخطیب عبد الکریم، **قرآنی اعتراضات اور جوابات** از ڈاکٹر ہمایوں عباس شمس، **حق پر کاش** اور **تقابل ثلاثہ** از ثناء اللہ امرتسری ہیں۔ اس کے علاوہ امرتسری نے ایک آریہ کی گمنام کتاب **"رنگیلا رسول"** کے جواب میں **"مقدس رسول"** لکھی ہے اور اس میں پیغمبر اسلام ﷺ پر بے جا اعتراضات کے جوابات دیئے ہیں۔

مصنفین نے اپنے علمی دلائل سے اس چیز کو ثابت کیا ہے کہ انبیاء ورسل علیہم السلام ایسی روحانی اور وجدانی صفات کے مالک ہوتے ہیں جن کی بنا پر وہ اپنی قوم میں نمایاں اور ارفع واعلیٰ مقام رکھتے ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کی ذات اقدس بھی ایسے ہی عظمت شان اور جلالت واحترام کے لائق ہے، کسی غیر مسلم کے لئے محض حسد، عناد اور تکبر کی بناء پر یہ مناسب نہیں کہ وہ آپ ﷺ کی معجزانہ ذات وصفات کا انکار کر سکے۔ بشریت پیغمبر اسلام ﷺ کی صفت خاص اور نوع بشر سے مبعوث کیا جانا آپ ﷺ کی حقیقت ہے۔ لیکن استعداد وحی کے اعتبار سے آپ ﷺ افضل البشر اور عام انسانوں سے ممتاز ہیں۔

عرب کے کفار ومشرکین نے آپ ﷺ کی ذات اقدس اور پاکیزہ کارناموں میں نبوت ورسالت کی واضح نشانیاں دیکھ لینے کے باوجود، صرف اس وجہ سے آپ ﷺ کا انکار کیا کہ انہیں اپنی قوم اور نسل سے باہر کے کسی انسان کی نبوت اور رسالت گوارا نہ تھی۔ وہ واضح کہتے تھے کہ جو کچھ ہمارے پاس آیا ہے ہم صرف اسی کو مانیں گے۔ کسی دوسری تعلیم کو جو غیر اسرائیلی نبی کے وسیلہ سے آئے گی، خواہ وہ اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے کیوں نہ ہو وہ قطعی طور پر اس کو تسلیم نہ کریں گے۔ ان کے اس رویہ اور طریقہ پر انھیں ملامت کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿يُسَبِّحُ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ﴾[1]۔

(اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتی ہے ہر وہ چیز جو آسمانوں میں ہے اور ہر وہ چیز جو زمین میں ہے جو بادشاہ ہے، نہایت مقدس ہے، ہے، حکمت والا ہے)۔

۱۔ الجمعہ ۶۲:۱۔ Āl-ğumah ʿ62:1

اس میں یہ فرمایا جارہا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان تمام نقائص و عیوب اور کمزوریوں سے پاک ہے جن کی وجہ سے یہودیوں نے اپنی قومی اور نسلی برتری کا تصور قائم کرر کھا ہے۔ وہ کسی کا رشتہ دار نہیں، جانب داری کا اس کے ہاں کوئی تصور نہیں، تمام مخلوق کے ساتھ اس کا معاملہ یکساں ہے۔ وہ بادشاہ ہے تم اس کے بندے اور رعیت ہو۔

پیر محمد کرم شاہ الازہری لکھتے ہیں:

> تمہیں یہ منصب کب سے تفویض کیا گیا کہ تم یہ طے کرو کہ وہ تمہاری رہنمائی کے لئے کسے اپنا نبی اور رسول بنائے اور کسے نہ بنائے جو کچھ وہ کرتا ہے وہ عین مقتضائے دانش ہوتا ہے۔ اوراس کی تدبیریں ایسی مضبوط اور محکم ہوتی ہیں کہ دنیا کی کوئی طاقت اس کا توڑ نہیں کر سکتی۔

اللہ تعالیٰ نے دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا:

﴿هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِّنْهُمْ﴾[2]۔

(وہی اللہ جس نے مبعوث فرمایا امیوں میں ایک رسول انہیں میں سے)۔

جس کو یہود نفرت وحقارت کی بنا پر امی کہتے تھے اللہ غالب و دانا نے انہیں میں سے اسی کو ایک رسول اٹھایا۔ فرمایا وہ خود نہیں اٹھ کھڑا ہوا بلکہ اس کا اٹھانے والا وہ رب العالمین ہے جو کائنات کا مالک ہے، بادشاہ ہے، زبردست ہے اور حکیم ہے۔ جس کی قوت اور طاقت سے لڑ کر لوگ اپنا ہی کچھ بگاڑتے ہیں اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ لیکن اس کے باوجود ان کے الزامات واعتراضات اور ان کے شبہات وخیالات، انانیت وہٹ دھرمی اور غرور وتکبر کے جھونکوں کے حوالے رہے، اور وہ لحہ بہ لحہ زبان درازیاں کرتے رہے۔ ان لوگوں نے سب سے پہلے نبی اکرم ﷺ کی نبوت پر جو اعتراض کیا وہ یہ کیا

کفار کا پیغمبر اسلام ﷺ کی نبوت ورسالت پر بحثیت بشر اعتراض

آپ بشر ہیں اور بشر ہونا رسالت کے منافی ہے۔ پھر آپ ہماری ہی قوم کا ایک فرد ہیں، آپ کو نبی ماننا پرلے درجے کی حماقت اور نادانی ہے۔ قرآن مجید نے کفار کے اس قول کو نقل فرمایا ہے:

﴿لَاهِيَةً قُلُوبُهُمْ وَأَسَرُّوا النَّجْوَى الَّذِينَ ظَلَمُوا هَلْ هَذَا إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ أَفَتَأْتُونَ السِّحْرَ وَأَنْتُمْ تُبْصِرُونَ﴾[3]۔

(اور ان ظالموں نے چپکے چپکے سرگوشی کی کہ یہ تو تمہاری ہی مثل بشر ہے کیا تم دیکھنے کے باوجود جادو میں جا رہے ہو)۔

---

[2] ۔ ایضا۔ Ibld

[3] ۔ الانبیاء ۲۳:۳۔ Āl-ānbyā’23:3

امام فخر الدین رازی لکھتے ہیں:

"ان کافروں نے دووجہوں سے آپ ﷺ کی نبوت میں طعن کیا تھا، ایک یہ کہ آپ ﷺ ان کی مثل بشر ہیں۔ دوسری یہ کہ آپ ﷺ نے جو دلیل پیش کی ہے وہ جادو ہے اور یہ دونوں وجوہ باطل ہیں۔ پہلی وجہ اس لئے باطل ہے کہ نبوت کا ثبوت دلائل اور معجزات پر موقوف ہے صورتوں پر موقوف نہیں، دوسری آپ ﷺ نے ان سب کو قرآن کریم کی ایک سورت کی مثل لانے کا چیلنج دیا اور وہ عرصہ دراز گزرنے کے بعد بھی اس کی مثل نہیں لاسکے اور اب تک نہیں لاسکے۔ پس اس معجزہ کو جادو کہنا باطل ہے"[4]۔

قاضی عبداللہ بن عمر لکھتے ہیں:

"آپ ﷺ کو بشر کہہ کر وہ آپ ﷺ کے دعویٰ نبوت ورسالت کی تکذیب کا قصد کرتے تھے کیونکہ ان کا قصد یہ تھا رسول صرف فرشتہ ہی ہوسکتا ہے"[5]۔

سید ابوالاعلیٰ مودودی لکھتے ہیں:

"وہ یہ کہتے تھے کہ تم چونکہ انسان اور بشر ہو اس لئے اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے رسول اور نبی نہیں ہوسکتے"[6]۔

جسٹس پیر محمد کرم شاہ الازہری لکھتے ہیں:

"آپ ﷺ کی نبوت ورسالت کو تسلیم نہ کرنے کی اگر ان کے پاس کوئی دلیل ہے تو صرف یہ ہے کہ آپ ﷺ بشر ہیں اور ان کے نزدیک بشر مقام نبوت ورسالت پر فائز نہیں ہوسکتا"[7]۔ جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

﴿وَمَا مَنَعَ النَّاسَ أَن يُؤْمِنُواْ إِذْ جَاءهُمُ الْهُدَى إِلاَّ أَن قَالُواْ أَبَعَثَ اللهُ بَشَرًا رَّسُولاً﴾[8]۔

[4]۔ فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر الرازی، (متوفی ۶۰۶ھ)، مفاتیح الغیب، (بیروت: دار احیاء التراث العربی، ۱۴۱۵ھ)، ۸: ۱۲۰۔

Fākẖr āldyn mḥmd bn ḍyāʾāldyn ʿmr āl-rāzy,mfātyḥ āl-ġyb,(byrwt: dār āḥyāʾāl-trāṯ ālʿrby, 1415AD), 8:120

[5] ۔ قاضی عبداللہ بن عمر بیضاوی، (متوفیٰ ۶۸۵ھ)، **تفسیر بیضاوی مع عنایہ القاضی**، (بیروت: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۷ھ)، ۶: ۴۱۶

qāḍy ʿbd āllh bn ʿmr byḍāwy, tfsyr byḍāwy mʿ ʿnāyh āl-qāḍy, (byrwt:dār āl-ktb ālʿlmyh,1417AD)6:416

[6]۔ سید ابوالاعلیٰ مودودی، (متوفیٰ ۱۳۹۹ھ)، **تفہیم القرآن**، (لاہور: مطبوعہ ادارہ ترجمان القرآن)، ۴: ۲۴۹۔

syd ābwālāʿly mwdwdy,tfhym āl-qrān,(lāhhore: mṭbwʿh ādārh trǧmān āl-qrān)4:249

[7]۔ پیر محمد کرم شاہ الازہری، (متوفیٰ ۱۹۹۸ھ)، **ضیاء القرآن**، (لاہور: مطبوعہ ضیاء القرآن پبلیکیشنز)، ۲: ۲۸۲.

Pyr mḥmd krm šāh āl-āzhry, ḍyāʾāl-qrān, (lāhore: mṭbwʿh ḍyāʾāl-qrān publication)2:282

(اور نہیں روکا لوگوں کو ایمان لانے سے جب آئی ان کے پاس ہدایت مگر اس چیز نے کہ انہوں نے کہا کہ کیا بھیجا ہے اللہ تعالیٰ نے ایک انسان کو رسول بنا کر)۔

علامہ غلام رسول سعیدی لکھتے ہیں:

"یہ کفار کا نبی کریم ﷺ کی نبوت و رسالت میں ایک شبہ ہے اور اس کی تقریر یہ ہے کہ تمام انسانوں کی ماہیت اور حقیقت ایک ہے، پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ ان ہی انسانوں میں سے ایک شخص اللہ کا نبی اور رسول ہو، وہ غیب پر مطلع ہو، اور وہ ملائکہ کو دیکھتا ہو اور ان کا کلام سنتا ہو، اور باقی انسان ان صفات و خصوصیات سے عاری ہوں۔ اور اگر یہ انسان جو مدعی نبوت و رسالت ہے ان روحانی صفات و خصوصیات میں عام لوگوں سے بلند اور برتر ہے تو پھر چاہیئے کہ یہ اپنی جسمانی صفات میں بھی عام لوگوں سے بلند اور برتر ہو، حالانکہ ہم دیکھتے ہیں کہ کھانے، پینے، بیمار پڑنے اور ازدواجی معاملات میں یہ عام لوگوں سے بلند و بالا نہیں ہے، بلکہ ان ہی کی مثل ہیں کھاتے ہیں، پیتے ہیں اور زمین پر چلتے پھرتے ہیں۔

اس اعتراض کی حقیقت کو جاننے کے لئے بشر کے معانی و مفاہیم کا جاننا پہلے ضروری ہے تا کہ حقیقت اعتراض کے تمام پہلوں کا تجزیہ کیا جا سکے۔

بشر کا معنٰی و مفہوم

بشر کے معنٰی و مفاہیم کو مختلف احباب نے لکھا ہے چند ایک کے مفاہیم کو ذیل میں ذکر کیا جا رہا ہے تا کہ اعتراض اور اس کے جوابات کو سمجھنے میں آسانی رہے

خلیل بن احمد فراہیدی لکھتے ہیں:

"بشر کا معنٰی انسان ہے خواہ ایک مرد ہو یا ایک عورت ہو، اور ایک چہرے، سر اور جسم کی اوپر کھال کو بشرہ کہتے ہیں"[9]۔

حسین محمد بن راغب اصفہانی لکھتے ہیں:

انسان کو بشر اس لئے کہتے ہیں کہ اس کی کھال ظاہر ہوتی ہے اس کے برخلاف دیگر حیوانوں کی کھال کے اوپر بال ظاہر ہوتے ہیں اور عموماً کھال بالوں کے نیچے چھپی ہوتی ہے[10]۔

---

[8]۔ بنی اسرائیل ۱۷:۹۴۔

bny āsrāeyl, 17:94

[9]۔ خلیل بن احمد فراہیدی، (متوفی ۱۷۵ھ)، **کتاب العین**، (ایران: انتشارات اسوہ، ۱۴۱۴ھ)، ۱:۱۶۴۔

kẖlyl bn āḥmd frāhydy, ktāb āl῾yn, (āyrān: āntšārāt āswh, 1414AD)1:164

علامہ محمد بن یعقوب لکھتے ہیں:

"بشر، انسان کو کہتے ہیں واحد ہو یا جمع، بشر کی جمع ابشار ہے، انسان کا ظاہری کھال کو دوسرے سے ملانا مباشرت کہلاتا ہے اور بشارت کا معنی خوشخبری دینا ہے"[11]۔

علامہ محمد امجد علی لکھتے ہیں:

"نبی اس بشر اور انسان کو کہتے ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے رہنمائی کے لئے وحی بھیجی ہو۔ اور رسول صرف بشر کے ساتھ ہی خاص نہیں، بلکہ ملائکہ بھی رسول ہیں۔ انبیاء سب بشر اور مرد تھے، نہ کوئی جن نبی ہوا نہ عورت"[12]۔

بشر اور انسان میں امتیاز یہ ہے کہ بشر انسان کو ظاہری کھال، چہرے اور مہرے کے اعتبار سے اور انسان حقیقت کے اعتبار سے کہتے ہیں۔ بعض مفسرین نے کہا ہے کہ انسان کو بشر اس لئے کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انسان کی تخلیق کے وقت خود اپنے ہاتھوں سے متصف ہوا تھا۔

قرآن مجید میں جب انسان کے ظاہر اور جسم کا اعتبار کیا جاتا ہے تو پھر اس پر بشر کا اطلاق کیا جاتا ہے۔ جیسے اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے

۱-﴿وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ مِنَ الْمَاء بَشَرًا ﴾[13]-

(اور وہ وہی ہے جس نے پیدا فرمایا انسان کو پانی (کی بوند) سے)۔

۲-﴿إِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَائِكَةِ إِنِّي خَالِقٌ بَشَرًا مِن طِينٍ ﴾[14]-

(اے حبیب! یاد فرمائیے جب کہا آپ کے رب نے فرشتوں سے کہ میں پیدا کرنے والا ہوں بشر کو کیچڑ سے)۔

کفار جب انبیاء علیہم السلام کی قدر و منزلت کو گھٹانا چاہتے تھے تو ان کو بشر کہتے تھے۔

---

[10]۔ حسین محمد بن راغب اصفہانی، (متوفیٰ ۵۰۲ھ)، **المفردات**، (مکہ مکرمہ: مکتبہ نزار مصطفیٰ، ۱۴۱۸ھ)، ۱:۶۰-۶۱۔
ḥsyn mḥmd bn rāġb āṣfyāny, āl-mfrdāt, (mk mkrmh: mktbh nzār mṣṭfy)1: 60-61

[11]۔ مجد الدین محمد بن یعقوب، فیروزآبادی، (متوفیٰ ۸۱۷ھ)، **القاموس المحیط**، (بیروت: داراحیاء التراث العربی)، ۱:۶۹۸۔
mǧd āl-dyn mḥmd bnyʿqwb, fyrwzā bādy, āl-qāmws ālmḥyṭ, (byrwt: dārāḥyāʾāl-trāṯ ālʿrby), 1:698

[12]۔ علامہ امجد علی، (متوفی ۱۳۷۶ھ)، **بہار شریعت**، (لاہور: مطبوعہ شیخ غلام علی اینڈ سنز)، ج۱، ص۹
ʿlāmh āmǧd ʿly, bhā r šryʿt, (lāhwr: mṭbwʿh šyẖ ġlām ʿly āynḍ snz)vol.1,P.9.

[13]۔ الفرقان ۲۵:۵۴۔
Āl-frqān 25:45

[14]۔ ص ۳۸:۷۱۔
Ṣ 38:17

۳۔﴿فَقَالَ إِنْ هَذَا إِلَّا سِحْرٌ يُؤثَرُ، إِنْ هَذَا إِلَّاقَوْلُ الْبَشَرِ ﴾[15]۔

(پھر بولا یہ نہیں ہے مگر جادو جو پہلوں سے چلا آتا ہے یہ نہیں مگر انسان کا کلام)۔

۴۔﴿فَقَالَ الْمَلأُ الَّذِينَ كَفَرُواْ مِن قِوْمِهِ مَا نَرَاكَ إِلاَّ بَشَرًا مِّثْلَنَا﴾[16]۔

(تو کہنے لگے ان کی قوم کے سردار جنھوں نے کفر اختیار کیا تھا (اے نوح) ہم نہیں دیکھتے تمھیں مگر انسان اپنے جیسا)۔

۵۔﴿أَن قَالُواْ أَبَعَثَ اللّهُ بَشَرًا رَّسُولاً﴾[17]۔

(کہ انہوں نے کہا، بھیجا ہے اللہ تعالیٰ نے ایک انسان کو رسول بنا کر)۔

معلوم ہوا کہ انسان کے ظاہری ڈھانچے نے انہیں غلط فہمی میں مبتلا کر دیا تھا کہ آپ ﷺ ہم جیسے ہیں۔ حقیقت حال سے آگاہ نہ تھے کہ اللہ تعالیٰ کی ان پر کون کون سی خصوصی نوازشات تھیں۔

پیغمبر اسلام ﷺ کا خود پر بشر کا اطلاق فرمانا

آپ ﷺ نے خود اپنی ذات پر بشر کا اطلاق فرمایا ہے:

انما انا بشر مثلکم انسی کما تنسوں فاذا نسیت فذکرونی[18]۔

میں صرف تمہاری مثل بشر ہوں (خدا نہیں ہوں) میں اسی طرح بھول جاتا ہون جس طرح تم بھول جاتے ہو۔ پس جب میں بھول جاؤں تو مجھے یاد دلایا کرو۔ اس میں آپ ﷺ نے اپنی صفت مخلوقیت کا دعویٰ کیا اور ان کے اوہام باطلہ کا رد فرمایا: کہ عیسیٰ بن مریم ہو یا عزیر علیہم السلام، ہم سب اس کی مخلوق ہیں اور صفت خالقیت و وحدنیت کے لائق صرف اسی کی ذات ہے۔

بشر کو نبی اور رسول بنانے کی تحقیق

بشر کو نبی اور رسول بنانے کے متعلق سید ابو الا علی مودودی لکھتے ہیں:

---

[15]۔ المدثر ۲۴:۷۴۔۲۵۔ Āl-mdṯr 74:24-25

[16]۔ ھود ۱۱:۲۷۔ Hwd 11:27

[17]۔ بنی اسرائیل ۱۷:۹۴۔ bny āsrāuyl 17:94

[18]۔ صحیح البخاری، رقم الحدیث: ۴۰۱۔ ṣḥyḥ āl-bẖāry, rqm āl-ḥdyṯ:401

" قرآن کریم کفار مکہ اور مشرکین کی اس جاہلانہ سوچ کی تردید کرتے ہوئے بتاتا ہے کہ یہ کوئی نیا کام یا نئی جہت نہیں جس کا پہلی مرتبہ ان لوگوں سے ظہور ہوا ہے۔ بلکہ قدیم ترین زمانے سے تمام معاندین اسی غلط فہمی میں مبتلا رہے ہیں کہ جو بشر ہو وہ رسول اور نبی نہیں ہو سکتا۔ اور جو رسول یا نبی ہے وہ بشر نہیں ہو سکتا۔ قوم نوح علیہ السلام کے وڈیروں اور سرداروں نے جب حضرت نوح علیہ السلام کی رسالت کا انکار کیا تھا تو یہی کہا تھا۔ قوم عاد نے حضرت ہود علیہ السلام کے متعلق یہی بات کی کہ آپ بشر ہیں۔ قوم ثمود نے حضرت صالح علیہ السلام کے متعلق بھی یہی بات کہی تھی۔ اور یہی معاملہ قریب قریب تمام انبیاء ورسل کے ساتھ پیش آیا"[19]۔ جیسے

ارشاد باری تعالیٰ ہے

﴿قَالُوا مَا أَنتُمْ إِلاَّ بَشَرٌ مِّثْلُنَا﴾[20]۔

(بستی والوں نے کہا نہیں ہو تم مگر بشر ہماری مانند)۔

یہی جاہلانہ سوچیں اور خیالات تھے جنہوں نے ہر دور میں لوگوں کو ہدایت قبول کرنے سے باز رکھا اور اسی بناء پر ہی قوموں کی شامت بھی آئی۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿أَلَمْ يَأْتِكُمْ نَبَأُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِن قَبْلُ فَذَاقُوا وَبَالَ أَمْرِهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾[21]۔

(کیا نہیں آئی تمہارے پاس ان کی خبر جنہوں نے کفر کیا اس سے پہلے، پس چکھ لیا انہوں نے اپنے کام یعنی کفر کا وبال، اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے)۔

اس میں قرآن مجید زجر و توبیخ کرتے ہوئے فرما رہا ہے کہ انسانوں کی ہدایت کے لئے انسان ہی رسول ہو سکتا تھا۔ اور تمہارا یہ اعتراض اور الزام بے تکا تھا ، کیونکہ آپ ﷺ کی آمد کا مقصد اولیٰ دعوت توحید اور تعلیم و تربیت تھا۔ اور زمین پر بسنے والے جب انسان تھے تو ان کی رہنمائی اور ہدایت کے لئے ان کا ہم جنس ہونا مناسب اور ضروری تھا، تاکہ وہ اپنی رہنمائی کا فریضہ احسن اور بہتر طریقے سے ادا کر سکے اور لوگ اسے اچھے انداز میں قبول کر سکیں۔ اسی بناء پر اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے کہ اے محبوب مکرم ﷺ انہیں کہیں کہ مجھ سے پہلے جتنے انبیاء کرام علیہم السلام آئے، کیا وہ بشر اور رسول نہ

---

[19]۔ مودودی، **تفہیم القرآن**، ۴:۲۴۹-۲۵۰۔ mwdwdy, tfhym āl-qrān 4:249-250

[20]۔ یٰس ۳۶:۱۵۔ Ysn 34:15

[21]۔ التغابن ۶۴:۵۔ Āl-tġābn 5:64

تھے؟ آج تمہیں کیوں عجیب لگ رہا ہے۔ اگر خود اس بات سے آگاہ نہیں ہو تو اپنے علماء سے پوچھ لو کہ اس سے پہلے جتنے انبیاء ورسل علیہم السلام آئے وہ کس جنس اور لبادہ میں تھے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے

﴿وَمَا أَرْسَلْنَا قَبْلَكَ إِلاَّ رِجَالاً نُّوحِي إِلَيْهِمْ فَاسْأَلُواْ أَهْلَ الذِّكْرِ إِن كُنتُمْ لاَ تَعْلَمُونَ﴾[22]۔

(اور نہیں رسول بنا کر بھیجا ہم نے (اے حبیب) آپ سے پہلے مگر مردوں کو، ہم نے وحی بھیجی ان کی طرف پس (اے منکرو) پوچھو اہل علم سے اگر تم خود حقیقت حال کو نہیں جانتے)۔

غلام رسول سعیدی لکھتے ہیں:

"نبی اکرم ﷺ کا بشر ہونا آپ ﷺ کے نبی اور رسول ہونے کے خلاف نہیں ہے، اگر تمہیں اس پر یقین نہیں ہے تو تم اہل ذکر یعنی صاحب علم احباب سے پوچھ لو۔ اس دور میں صاحب علم یعنی علماء اہل کتاب تھے۔ اگر وہ نبی اور رسول ہو سکتے تھے تو امام الانبیاء ﷺ اس قوم کا فرد ہونے کے باوجود نبی کیوں نہیں ہو سکتے"[23]۔

پیغمبر اسلام ﷺ کو بشر کہنے کی تحقیق

پیغمبر اسلام ﷺ اللہ تعالیٰ کے خصوصی انعام واکرام اوراپنے فضائل وکمالات کی بناء پر افضل البشر اور سید البشر ہیں اور اسی فضیلت کی بناء پر آپ ﷺ دوسروں سے ممتاز ہیں۔ جس طرح کسی معزز اور محترم شخصیت کا جب تذکرہ کیا جاتا ہے تو اس کے عام محاسن اور خوبیوں کا تذکرہ نہیں کیا جاتا، بلکہ اس کے ان خصوصی کمالات کا تذکرہ کیا جاتا ہے جن میں وہ دوسروں سے ممیز اور ممتاز ہوتا ہے۔ جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا

"أَوَلَسْنَا إِخْوَانَكَ؟ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ: «أَنْتُمْ أَصْحَابِي وَإِخْوَانُنَا الَّذِينَ لَمْ يَأْتُوا بَعْدُ-[24]۔

---

[22]۔ الانبیاء۲۱:۷۔ Āl-ānbyā̓ 21:7

[23]۔ غلام رسول سعیدی، **تبیان القرآن**،(لاہور: فرید بک سٹال)،۷:۵۲۳۔ ġlām rswl sʿydy, tbyān āl-qrān, (lāhwr: fryd bk sḏāl)7:523

[24]۔ ابوالحسین مسلم بن حجاج القشیری،(متوفی ۲۶۱ھ)، **المسند الصحیح المختصر بنقل العدل عن العدل إلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم**،(مکہ مکرمہ: مکتبہ نزار مصطفی الباز،۱۴۱۷ھ)،کِتَابِ الطَّهَارَةِ،بَابُ اسْتِحْبَابِ إِطَالَةِ الْغُرَّةِ وَالتَّحْجِيلِ فِي الْوُضُوءِ،۱:۲۱۸،رقم الحدیث،۲۴۹۔

ābw āl-ḥsyn mslm bn ḥğāğ āl-qšyry, āl-msndālṣḥyḥ āl-mẖtṣrbnql ālʿdl ʿn ālʿdl ly rswl āllh ṣly āllh ʿlyh wslm, (mkh mkrmh: mktbh nzārmṣṭfh āl-bāz 1417AD), ktāb āl-ṭhārt, bāb āstḥbāb ṭālt ālġrt wāltḥğyl fy āl-wḍw̓ 1:218 rqm ālḥdyṯ 249.

(کیا ہم آپ ﷺ کے دینی بھائی نہیں ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا تم میرے اصحاب ہو اور ہمارے دینی بھائی وہ ہیں جو ابھی تک نہیں آئے (یعنی بعد کے لوگ)۔ آپ ﷺ نے صحابہ کرام کو بھائی کہنا پسند نہیں فرمایا: کیونکہ اس صفت میں بعد کے لوگ بھی شامل ہیں اور ان کو اصحاب فرمایا: کیونکہ یہی ان کا امتیازی وصف ہے۔

پیر محمد کرم شاہ الازہری لکھتے ہیں:

> "اللہ تعالیٰ کے انبیاء ورسل نے فرمایا: کہ ہم کب انکار کرتے ہیں کہ ہم بشر نہیں ہیں؟ اور ہم نے کب دعوٰی کیا ہے کہ ہم فرشتے ہیں؟ ہم بھی تمہاری طرح بشر ہیں لیکن جو فضائل و کمالات، قوتیں اور طاقتیں اللہ تعالیٰ نے ہمیں عطا فرمائی ہیں ان سے تم بے بہرہ ہو"[25]۔

پیغمبر اسلام ﷺ کا بشر ہونا ہمارے لئے وجہ احسان ہے

بشر ہونا رسالت کے منافی نہیں ہے، بلکہ جب بشر انسانوں کے پاس بھیجا جائے تو اس کا بشر ہونا ضروری اور عین مقتضٰی کے مطابق ہے ورنہ اس سے استفادہ ممکن نہیں۔

غلام رسول سعیدی لکھتے ہیں:

جب کسی نبی اور رسول کو کسی قوم کی طرف سبھیجا جاتا ہے تو وہ اسی قوم کی جنس سے ہوتا ہے تاکہ اس رسول کا فعل اور عمل اس قوم کے لئے اسوہ اور نمونہ ہو۔ اگر رسول کسی اور جنس سے ہو گا یعنی ملائکہ وغیرہ سے تو قوم اس سے استفادہ نہیں کر سکتی کیونکہ عام انسان فرشتوں کو نہ دیکھ سکتے ہیں نہ ان کا کلام سن سکتے ہیں[26]۔

جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے

﴿وَلَوْجَعَلْنَاهُ مَلَكًا لَّجَعَلْنَاهُ رَجُلاً وَلَلَبَسْنَا عَلَيْهِم مَّا يَلْبِسُونَ﴾[27]۔

---

[25]۔ الازہری، ضیاء القرآن، ۲:۵۰۸۔ Āl-āzhry, ḍyāʾ āl-qrān 2:508

[26]۔ سعیدی، تبیان القرآن، ۶:۱۵۸۔ sʿydy, tbyān āl-qrān 6: 158

[27]۔ الانعام ۶:۹۔ āl-ānʿām 6:9

(اور اگر ہم بناتے نبی کسی فرشتہ کو تو بناتے اس کو انسان (کی شکل میں) تو (یوں) ہم مشتبہ کر دیتے ان پر جس شبہ میں وہ اب ہیں)۔یعنی اللہ تعالیٰ کی منشاء اور حکمت کا تقاضا یہ تھا کہ انسان اور بشر کی طرف انسان اور بشر ہی کو نبی اور رسول بنا کر بھیجا جائے اور یہی ہمیشہ سے اللہ تعالیٰ کی سنت رہی ہے ۔جیسے ارشاد خداوندی ہے

﴿وَمَا أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ إِلاَّ رِجَالاً نُّوحِي إِلَيْهِم مِّنْ أَهْلِ الْقُرَى أَفَلَمْ يَسِيرُواْ فِي الأَرْضِ فَيَنظُرُواْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ وَلَدَارُ الآخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِينَ اتَّقَواْ أَفَلاَ تَعْقِلُونَ﴾[28]۔

(اور ہم نے رسول بنا کر نہیں بھیجے آپ سے پہلے مگر مرد جن کی طرف ہم نے وحی بھیجی بستی والوں سے؛ کیا یہ (منکر) لوگ سیر وسیاحت نہیں کرتے زمین میں تا کہ وہ دیکھیں کہ کیا ہوا انجام ان (منکرین) کا جو ان سے پہلے (ہو گزرے) تھے؛ اور دار آخرت یقیناً بہتر ہے ان کے لئے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں؛ (اے سننے والو!) کیا تم نہیں سمجھتے)۔

اس میں زجر و توبیخ ہے کہ زمینی حقائق اور اس میں عبرت کے نشانات تمہارے سامنے ہیں۔ ابھی وقت ہے اپنے ٹوٹے ہوئے رشتے کو اپنے رب سے بحال کر لو کیونکہ اسی میں دائمی راحتیں اور بہتریاں ہیں ورنہ تمہارا حشر بھی وہی ہو گا جو تم سے پہلوں کا ہوا۔

لیکن کفار و مشرکین انبیاء کرام کی ظاہری بشریت سے دھوکہ کھا گئے، اور ان کی نگاہیں اور دل، شان نبوت و رسالت کو پہچاننے اور جاننے سے قاصر رہے جیسے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

﴿فَقَالُوا أَبَشَرٌ يَهْدُونَنَا فَكَفَرُوا وَتَوَلَّوا ﴾[29]۔

(پس وہ بولے کی انسان ہماری رہبری کریں گے پس انہوں نے کفر کیا اور منہ پھیر لیا)۔

اس میں اس بات سے آگاہ کیا جارہا ہے کہ انہوں نے بشریت کو تو رسالت کے منافی سمجھا لیکن پتھر کے گھڑے ہوئے بتوں کو الوہیت کے منافی نہیں سمجھا، اور انہوں نے رسولوں کی تحقیر و توہین کرتے ہوئے یہ تو کہا، کیا بشر ہماری رہنمائی کریں گے اور ہمیں ہدایت دیں گے؟ اور یہ نہیں جانا کہ اللہ کریم اپنے بندوں میں سے جس کو چاہے رسالت کے لئے منتخب فرمائے اور یہ محض اس کی کرم نوازی ہوتی ہے۔

---

[28] ۔یوسف ۱۲:۱۰۹۔ ywsf 12:109

[29] ۔التغابن ۶۴:۶۔ āl-tġābn 64:6

ارشاد خداوندی ہے

﴿اللهُ أَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَه﴾[30]۔

(اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے (اس دل کو) جہاں وہ رکھتا ہے اپنی رسالت کو)۔

نبوت ورسالت سب کو حاصل اور نصیب نہیں ہوتی، کیونکہ خالق کائنات جب کسی کو نبی اور رسول بنانے کا ارادہ فرماتا ہے تو اس نبوت ورسالت کی اہلیت کا حامل انسان پیدا فرماتا ہے۔

کفار مکہ نے جب پیغمبر اسلام ﷺ کی نبوت ورسالت پر اعتراض کرتے ہوئے پہلے یہ کہا کہ آپ بشر ہیں اور بشر ہونا رسالت کے منافی ہے، پھر آپ ہماری ہی قوم کا ایک فرد ہیں، آپ کو نبی ماننا پرلے درجے کی حماقت اور نادانی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان کے اس تعجب کو یوں بیان فرمایا:

﴿أَكَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا أَنْ أَوْحَيْنَا إِلَى رَجُلٍ مِنْهُمْ﴾[31]۔

(کیا (یہ بات) لوگوں کے لئے باعث تعجب ہے کہ ہم نے وحی بھیجی ایک مرد (کامل) پر جو ان میں سے ہے)۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

مشرکین مکہ کہتے تھے: اللَّهُ أَعْظَمُ مِنْ أَنْ يَكُونَ رَسُولُهُ بَشَرًا[32]۔ (کہ اللہ کی شان اس سے بہت بلند ہے کہ وہ ایک بشر کو رسول بنائے)۔ حیرانی ہے ان کے عقل پر کہ یہ پہلا رسول تو ہے نہیں، اس سے قبل ایک طویل سلسلہ گزر چکا ہے۔ اور تم میرے محبوب مکرم ﷺ کو صرف ایک انسان کی حیثیت سے دیکھتے ہو، اللہ تعالیٰ کی خصوصی مہربانیوں (وحی الہٰی) کو نہیں دیکھتے۔

مولانا روم نے ان معترضین کے شکوک وشبہات کو بیان کرکے اپنے حکیمانہ انداز میں ان کا ازالہ اور رد فرمایا ہے

گفتہ اینک ما بشر ایشاں بشر   ما وایشاں بستہ ءخوابیم وخور

یعنی کفار نے کہا ہم بھی انسان ہیں اور انبیاء بھی انسان ہیں، ہم بھی سوتے ہیں اور کھاتے ہیں اور وہ بھی اس طرح۔

---

[30]۔ الانعام ۶:۱۲۴۔
ál-ān'ām 6:124

[31]۔ یونس ۱۰:۲۔
Ywns10:2

[32]۔ ابو جعفر محمد بن جریر، (متوفی ۳۱۰ھ)، **جامع البیان فی تاویل القرآن، الطبری**، (بیروت: دار المعرفہ، ۱۴۰۹ھ)، ۱۱:۱۰۷۔
ābw ğʿfr mḥmd bn ğryr, ğāmʿ āl-byān fy tawyl āl-qrān, āl-ṭbry, (byrwt: dārālmʿrfh, 1409AD), 11:107

این نہ دانستند ایشاں از عمیٰ ہست فرق درمیان بے منتہیٰ

ان اندھوں نے یہ نہ جانا کہ ان کے درمیان اور انبیاء کے درمیان تو بے انتہا فرق ہے

ہر دو گوں زنبور خورداز یک محل لیک زیں شد نیش وزاں دیگر عسل

ویسے تو زنبور اور شہد کی مکھی ایک پھول سے ہی خوراک حاصل کرتی ہیں لیکن وہاں ڈنک نمودار ہوتا ہے اور یہاں شہد

ہر دو گوں آہو گیا خوردند وآب زیں یکے سر گیں شد وزاں مشک ناب ([33])۔

دونوں قسم کے ہرن ایک ہی قسم کا گھاس کھاتے ہیں اور پانی پیتے ہیں لیکن ایک سے صرف لید نکلتی ہے اور دوسرے سے خالص کستوری۔

کفار کو تفکر و تدبر کی دعوت دی گئی ہے کہ صرف ظاہر دیکھتے ہو اپنے اعمال و افعال اور نبی مکرم ﷺ کے افعال و اعمال میں غور و فکر تو کرو فرق واضح ہو جائے گا۔

اللہ تعالیٰ نے درج ذیل آیات بینات میں اسی چیز کو ذکر کیا ہے کہ تمام انسان بشریت میں انبیاء کرام علیہم السلام کے مساوی ہیں، لیکن علوم و معارف اور اعمال حسنہ کی وجہ سے ان کو عام انسانوں پر فضیلت اور برتری حاصل ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے

﴿إِن نَّحْنُ إِلاَّ بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ وَلَكِنَّ اللهَ يَمُنُّ عَلَى مَن يَشَاء مِنْ عِبَادِهِ﴾[34]۔

(اور ہم تمہاری طرح انسان ہی ہیں لیکن اللہ تعالیٰ احسان فرماتا ہے جس پر چاہتا ہے اپنے بندوں میں سے)۔

دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا

﴿قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحَى إِلَيَّ أَنَّمَا إِلَهُكُمْ إِلَهٌ وَاحِدٌ فَمَن كَانَ يَرْجُو لِقَاء رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَدًا﴾[35]۔

(اے پیکر رعنائی وزیبائی) آپ فرمائیے کہ میں بشر ہی ہوں تمہاری طرح، وحی کی جاتی ہے میری طرف کہ تمہارا خدا صرف اللہ وحدہ ہے، پس جو شخص امید رکھتا ہے اپنے رب سے ملنے کی تو اسے چاہئے کہ وہ نیک عمل کرے، اور نہ شریک کرے اپنے رب کی عبادت میں کسی کو)۔ یعنی تم اپنے ہاتھوں سے

---

[33]۔ جلال الدین رومی، **مثنوی**، (لاہور: اسلامی کتب خانہ اردو بازار)، ۶۲:۱۔

ğlāl āldyn rwmy, mṯnwy, (lāhore: āslāmy ktb ẖānh ārdw bāzār)1:62

[34]۔ ابراہیم ۱۴:۱۱۔

ābrāhym 11:14

[35]۔ الکھف ۱۸:۱۱۰۔

Āl-khf, 18:110

اپنے پیاروں کو آگے بھیج رہے ہو، کیا کبھی سوچا کہ جو موت دینے پر قادر ہے وہ اپنی بارگاہ میں دوبارہ زندہ کرنے پر بھی تو قادر ہو سکتا ہے، تو پھر وہاں کیا کروگے، کس منہ سے درخواست بخشش وعنایت کروگے۔ دار آخرت میں اللہ تعالیٰ سے ملاقات پر یقین محکم کر لو، اور اس کے احکام کے پابند ہو جاؤ اسی میں بھلائی ہے۔

امام فخر الدین رازی لکھتے ہیں:

"آپ یوں فرمائیں کہ میں اس پر قادر نہیں ہوں کہ میں تم کو جبر اور قہر سے ایمان کے ساتھ متصف کروں کیونکہ میں تمہاری مثل بشر ہوں، اور میرے اور تمہارے درمیان صرف یہ امتیاز ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی نازل فرمائی ہے اور تمہاری طرف وحی نہیں کی"[36]۔

علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

"آپ ﷺ نے فرمایا میں فرشتہ نہیں ہوں اولاد آدم سے ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ نے اس قول سے آپ ﷺ کو تواضع کی تعلیم دی"[37]۔

قاضی عبد اللہ بن عمر بیضاوی لکھتے ہیں:

"آپ ﷺ نے فرمایا میں فرشتہ یا جن نہیں ہوں کہ تمہارے لئے مجھ سے استفادہ کرنا ممکن نہ ہو۔ اور نہ ہی میں تمہیں کسی ایسی چیز کی دعوت دیتا ہوں جس سے عقل اور کان متنفر ہوں۔ میں تو تم کو صرف توحید کی اور نیک عمل کی دعوت دیتا ہوں، جن کی صحت پر عقل دلالت کرتی ہے اور نقل بھی اس کے درست ہونے پر شاہد ہے[38]۔ علامہ سید محمود آلوسی نے بھی علامہ بیضاوی کی اس عبارت کو نقل کیا ہے[39]۔

---

[36]۔ الرازی، مفاتیح الغیب، ۹:۵۴۱۔
Āl-rāzy, mfātyḥ āl-ġyb,9/541

[37]۔ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی القرطبی، (متوفی ۶۶۸ھ)، الجامع لاحکام القرآن، (بیروت: دار الفکر، ۱۴۱۵ھ)، ۱۵:۳۰۴۔
ābw ʿbd āllh mḥmd bn āḥmd mālky āl-qrṭby, āl-ğāmʿ lāḥkām āl-qrān,(byrwt:dārālfkr, 1415A)15/304

[38]۔ البیضاوی، انوار التنزیل واسرار التاویل، ۸:۲۹۳-۲۹۲۔
āl-byḍāwy, ānwār āl-tnzyl wāsrār āl-tāwyl, 8/292-293

[39]۔ ابو الفضل سید محمود آلوسی، (متوفی ۱۲۷۰ھ)، روح المعانی فی تفسیر القرآن العظیم والسبع المثانی، (بیروت: دار احیاء التراث العربی)، ۲۴:۱۴۹۔
ābw āl-fḍl syd mḥmwd ālwsy, rwḥ ālmʿāny fy tfsyr āl-qrān ālʿẓym w ālsbʿ āl-mṯāny, (byrwt: dār āḥyā ʾāltrā ṯ ālʿrby) 24/149

علامہ سید نعیم الدین مراد آبادی لکھتے ہیں:

"آپ ﷺ کا ظاہری اعتبار سے "انا بشر مثلکم" کہنا حکمت، ہدایت اور ارشاد کے لئے بطریق تواضع ہے۔ اور جو کلمات تواضع وانکساری کے لئے کہے جائیں وہ تواضع کرنے والے کے لئے علو مرتبت اور بلند شان کی دلیل ہوتے ہیں۔ چھوٹوں کا ان کلمات کو اس کی شان میں کہنا یا اس سے برابری ڈھونڈنا، ترک ادب اور گستاخی ہوتا ہے۔ تو کسی امی کو روا نہیں کہ وہ حضور اکرم ﷺ سے مماثل ہونے کا دعویٰ کرے۔ مزید آپ لکھتے ہیں: کہ انبیاء وہ بشر ہیں جن کے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی آتی ہے۔ یہ وحی کبھی فرشتہ کی معرفت آتی ہے کبھی بے واسطہ"[40]۔

علامہ غلام رسول سعیدی لکھتے ہیں:

"یہ مماثلت کسی وجودی وصف اور خصوصیت میں نہیں ہے بلکہ یہ مماثلت صرف عدمی وصف اور خصوصیت میں ہے۔ یعنی آپ ﷺ صرف اس چیز میں ہماری مثل ہیں کہ نہ ہم خدا ہیں نہ آپ ﷺ خدا ہیں، اور پوری کائنات میں وجودی وصف میں کوئی آپ ﷺ کا مماثل نہیں ہے"[41]۔

حضرت جبرئیل علیہ السلام جب حضرت مریم علیہا السلام کے سامنے انسانی شکل میں آئے تو فرمایا:

﴿فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا﴾[42]۔

(پس ظاہر ہوا اس کے سامنے ایک تندرست انسان کی صورت میں)۔

یہاں اس سے مراد یہ ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام بشری صورت میں آئے۔ اور جب مصر کی عورتوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کو اچانک دیکھا تو بے ساختہ کہا:

﴿وَقُلْنَ حَاشَ لِلَّهِ مَا هَذَا بَشَرًا إِنْ هَذَا إِلاَّ مَلَكٌ كَرِيمٌ﴾[43]۔

(اور کہہ اٹھیں سبحان اللہ! یہ انسان نہیں بلکہ یہ تو کوئی معزز فرشتہ ہے)۔

---

[40]۔ سید محمد نعیم الدین مراد آبادی، (متوفی ۱۳۶۷ھ)، **خزائن العرفان بر کنز الایمان**، (لاہور: تاج کمپنی لمیٹڈ)، ۷۵۹۔
syd mḥmd nʿym āl-dyn mrādābādy, ẖzāyn ālʿrfān br knz āl-āymān, (lāhwr:tāğ kmpny lemited), P.759.

[41]۔ سعیدی، **تبیان القرآن**، ۱۰:۴۳۵۔
sʿydy, tbyān āl-qrān,10:435

[42]۔ یوسف ۱۲:۳۱۔
Ywsf 12:31

[43]۔ مریم ۱۹:۱۷۔
Mrym19:17

مصر کی عورتوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کو بہت بلند اور عظیم جانا اور ان کی حقیقت اور جوہر ذات کو بشر سے بہت بلند سمجھا

علامہ غلام رسول سعیدی لکھتے ہیں:

" اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے یوحی الیہ کا ذکر فرمایا ہے تاکہ اس پر تنبیہ ہو جائے کہ انبیاء علیہم السلام بشریت میں عام لوگوں سے ممتاز ہیں۔ انبیاء کرام اور عام انسانوں میں بشریت بہ منزلہ جنس ہے، اور استعداد نزول وحی اور ادراک آپ ﷺ اور انبیاء علیہم السلام کے لئے بمنزلہ فصل ہے۔ حواس اور عقل سے ادراک کرنا انبیاء علیہم السلام اور عام انسانوں میں مشترک ہے جس سے وہ عالم شہادت میں ادراک کر سکتے ہیں۔ جنات اور فرشتوں کا دیکھنا، اللہ سے ہمکلام اور حامل وحی ہونا، ان چیزوں کا ادراک انبیاء علیہم السلام کی خصوصیت ہے"[44]۔

صاحب روح المعانی لکھتے ہیں:

المعنى ما نحن من الملائكة بل نحن بشر مثلكم في الصورة أو في الدخول تحت الجنس ولكن الله تعالى يمن على من يشاء بالفضائل والكمالات والاستعدادات التي يدور عليها فلك الاصطفاء للرسالة[45]۔

تحقیق یہ ہے کہ آپ ﷺ بشر ضرور ہیں لیکن سید البشر اور افضل البشر ہیں اور آپ ﷺ کے کسی وصف اور کسی خصوصیت میں آپ ﷺ کا کوئی مماثل نہیں۔ پس ہمیں چاہئے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کو ایسا مانیں کہ بروز محشر ہمیں آپ کے سامنے جانے میں کسی اعتبار سے شرمندگی اور پریشانی نہ ہو۔

جسٹس پیر محمد کرم شاہ الازہری لکھتے ہیں:

"اس میں کوئی شک نہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ صفت بشریت سے متصف ہیں اور آپ ﷺ کی بشریت کا مطلق انکار غلط، سرتاپا غلط ہے، لیکن دیکھنا یہ ہے کہ حضور اکرم ﷺ کو بشر کہنا درست ہے یا نہیں۔ تمام اہل ایمان کا عقیدہ ہے کہ حضور پرنور ﷺ کی تعظیم و تکریم فرض عین ہے اور ادنیٰ سی بے ادبی اور گستاخی سے ایمان سلب ہو جاتا ہے اور اعمال ضائع ہو جاتے

---

[44]۔ سعیدی، تبیان القرآن، ۲:۲۲۳-۲۲۲۔ — sʿydy, tbyān āl-qrān, 2:222-223

[45]۔ آلوسی، روح المعانی فی تفسیر القرآن العظیم والسبع المثانی، ۷:۱۸۸۔ — āl-wsy, rwḥ ālmʿāny fy tfsyr āl-qrān ālʿẓym w ālsbʿāl-mṯāny,7:188

ہیں۔ ارشاد خداوندی ہے ﴿وتعزروہ وتوقروہ﴾ اب دیکھنا یہ ہے کہ بشر کہنے میں تعظیم ہے یا تنقیص ادب و احترام ہے یا سوءِ ادبی"[46]۔

مزید لکھتے ہیں:

"غور طلب امر یہ ہے کہ یہ مماثلت کس چیز میں ہے، مراتب و درجات وہبی ہوں یا کسبی، کمالات علمی ہوں یا عملی، عادات و خصائل روح پر نور بلکہ جسم عنصری تک میں کسی کو مماثلت تو کجا ادنیٰ مناسبت بھی نہیں، پھر یہ مماثلت جس کا ذکر اس آیت میں ہے کونسی ہے اور کہاں پائی جاتی ہے۔ یقیناً یہ صرف ایک بات میں مماثلت ہے، وہ یہ ہے کہ وہ بھی ایک خدا وحدہ لاشریک کا بندہ ہے جس کے تم بندے ہو اس کا بھی وہی خالق و مالک ہے جو تمہارا خالق و مالک ہے"[47]۔

اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا امتنان اور احسان عظیم ہے کہ اس نے انسانوں کے لئے ان کی جنس سے انسان کو رسول بنا کر بھیجا جیسے کہ کتاب لاریب میں ہے

﴿هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِن كَانُوا مِن قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ﴾[48]۔

(وہی (اللہ) جس نے مبعوث فرمایا فرمایا امیوں میں انہیں میں سے جو پڑھ کر سناتا ہے انہیں اس کی آیتیں اور پاک کرتا ہے ان (کے دلوں) کو اور سکھاتا ہے انہیں کتاب اور حکمت، اگرچہ وہ اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے)۔ جو پڑھ کر سناتا ہے انہیں اس کی آیتیں اور پاک کرتا ہے ان (کے دلوں) کو اور سکھاتا ہے انہیں کتاب اور حکمت، اگرچہ وہ اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے)۔ مزید ارشاد فرمایا:

﴿لَقَدْ مَنَّ اللهُ عَلَى الْمُؤمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولاً مِّنْ أَنفُسِهِمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِن كَانُواْ مِن قَبْلُ لَفِي ضَلالٍ مُّبِينٍ﴾[49]۔

(تحقیق اللہ نے احسان فرمایا ہے مومنوں پر کہ انہیں میں سے ایک رسول بھیجا جو پڑھ کر سناتا ہے انہیں اس کی آیتیں اور پاک کرتا ہے ان (کے دلوں) کو اور سکھاتا ہے انہیں کتاب اور حکمت، اگرچہ وہ اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے)۔

---

[46]۔ الازہری، ضیاء القرآن، ۳:۵۹۔ — āl-āzhry, ḍyāʾ āl-qrān, 3:59

[47]۔ نفس مصدر، ۳:۶۰۔ — nfs mṣdr,3:40

[48]۔ الجمعہ ۶۲:۲۔ — āl-ğmʿh, 2:42

[49]۔ آل عمران ۳:۱۶۴۔ — ālʿmrān, 3:164

امام ابو جعفر محمد بن جریر طبری متوفی ۳۱۰ھ روایت کرتے ہیں حضرت عکرمہ بیان کرتے ہیں: عن ابن عباس قال، قال سُكَين وعدي بن زيد: يا محمد، ما نعلم الله أنزل على بشر من شيء بعد موسى! فأنزل الله في ذلك من قولهما[50]: کہ حضرت ابن عباس نے فرمایا: (بنو قینقاع کے یہودیوں میں سے) مسکین اور عدی بن زید نے کہا اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد کسی بشر پر کوئی چیز نازل نہیں کی، تو اللہ تعالیٰ نے ان کے رد میں یہ آیت نازل فرمائی:

﴿إِنَّا أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ كَمَا أَوْحَيْنَا إِلَى نُوحٍ وَالنَّبِيِّينَ مِن بَعْدِهِ وَأَوْحَيْنَا إِلَى إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَالأَسْبَاطِ وَعِيسَى وَأَيُّوبَ وَيُونُسَ وَهَارُونَ وَسُلَيْمَانَ وَآتَيْنَا دَاوُودَ زَبُورًا﴾[51]۔

(بے شک ہم نے وحی بھیجی آپ کی طرف جیسے وحی بھیجی ہم نے نوح کی طرف اور ان نبیوں کی طرف جو نوح کے بعد آئے اور جیسے وحی بھیجی ہم نے ابراہیم اسمعیل، اسحق، یعقوب اور ان کے بیٹوں اور عیسیٰ، ایوب، یونس، ہارون اور سلیمان کی طرف اور ہم نے عطا فرمائی داوٗد کو زبور)۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے جس طرح اور نبیوں کی طرف وحی نازل فرمائی ہے اس طرح آپ ﷺ پر بھی وحی نازل فرمائی ہے۔

علامہ غلام رسول سعیدی لکھتے ہیں:

> "ایک قول یہ بھی ہے کہ جب یہودیوں نے آپ ﷺ سے یہ کہا کہ اگر آپ ﷺ نبی ہیں تو آپ ﷺ پر بھی اس طرح کتاب نازل کی جائے جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام پر کتاب نازل کی گئی تھی۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان کے رد میں یہ آیت نازل فرمائی کہ تم حضرت نوح علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت اسماعیل علیہ السلام، حضرت اسحاق علیہ السلام، حضرت یعقوب علیہ السلام، حضرت ایوب علیہ السلام، حضرت یونس علیہ السلام، حضرت ہارون علیہ السلام اور حضرت سلیمان علیہ السلام کو نبی مانتے ہو، حالانکہ ان پر بھی آسمان سے کتاب نازل نہیں کی گئی تھی۔ سو تمہارا آسمان سے کتاب نازل کئے جانے کا مطالبہ کٹ حجتی کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔ نبوت کا ثبوت صرف اظہار معجزہ پر موقوف ہے۔ آپ ﷺ سے پہلے نبیوں کی نبوت بھی معجزہ سے ثابت ہوئی۔ اور آپ ﷺ نے اپنی نبوت پر متعدد معجزات پیش کئے۔ اور سب سے بڑا معجزہ قرآن کریم ہے جس کی نظیر پیش کرنا یا جس میں کمی بیشی اور تحریف ثابت کرنا آج بھی پوری دنیا کے لئے چیلنج ہے۔ اور قیامت تک رہے گا۔ جب کہ باقی انبیاء کے معجزات فانی تھے ان کو نبی مانا جائے، اور جس عظیم الشان نبی کا معجزہ زندہ جاوید ہے، اس کی نبوت کا انکار کر دیا جائے۔ انبیاء کے ذکر میں اس آیت میں سب سے پہلے حضرت نوح علیہ السلام کا ذکر فرمایا کیونکہ وہ سب سے پہلے نبی ہیں،

---

[50]۔ الطبری، **جامع البیان فی تاویل القرآن**، ۹:۴۰۰، رقم الحدیث ۱۰۸۴۰۔ āl-ṭbry, ğām῾āl-byān fy tawyl āl-qrān, rqm āl-ḥdyṯ: 1048

[51]۔ النساء ۴:۱۶۳۔ āl-nsāʾ, 4:143

جنہوں نے اپنی قوم کو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرایا۔ یا اس لئے کہ وہ سب سے پہلے نبی ہیں جنہوں نے احکام شرعیہ بیان کئے یا اس لئے کہ جس طرح نبی کی دعوت اسلام تمام روئے زمین کے انسانوں کے لئے ہے، اسی طرح حضرت نوح علیہ السلام کی دعوت بھی تمام روئے زمین کے انسانوں کے لئے تھی حضرت نوح علیہ السلام کے بعد دوسرے نبیوں کا بالعموم ذکر فرمایا پھر خصوصیت کے ساتھ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا نام لیا۔ یہ ان کے شرف کی وجہ سے ہے کیونکہ وہ تمام نبیوں کے سلسلہ آباء میں۔ تیسرے اہم باپ ہیں حضرت آدم علیہ السلام حضرت نوح علیہ السلام اور پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر یہود کا رد کرنے کے لئے فرمایا۔ کیونکہ یہود ان کی نبوت کے منکر تھے اور حضرت داؤد کو زبور عطا فرمانے کا ذکر فرمایا کیونکہ زبور بھی اسی طرح قسط وار نازل کی گئی تھی جس طرح قرآن مجید قسط وار نازل ہو رہا تھا"[52]۔

کفار مکہ اور مشرکین انبیاء علیہم السلام کو بشر محض اس لئے کہتے تھے کہ وہ بشریت کو نبوت و رسالت کے منافی سمجھتے تھے اور یہ کہتے تھے کہ نبی کے لئے فرشتہ ہونا ضروری ہے۔

احمد شہاب الدین خفاجی مصری لکھتے ہیں:

"آنحضور ﷺ کو بشر کہہ کر وہ آپ ﷺ کے دعوی نبوت و رسالت کی تکذیب کرتے تھے کیونکہ ان کا مقصود یہ تھا رسول صرف فرشتہ ہی ہو سکتا ہے"[53]۔

نتائج و ثمرات

۱۔ اللہ تعالیٰ ان تمام نقائص و عیوب سے پاک ہے جن کی وجہ سے یہودیوں نے اپنی قومی اور نسلی برتری کا تصور قائم کر رکھا ہے اور جانب داری کا اس کے ہاں کوئی تصور نہیں ہے۔

۲۔ یہود اس تعلیم کو جو غیر اسرائیلی نبی کے وسیلہ سے آئے، خواہ وہ اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ہو ماننے کے لئے قطعی طور پر تیار نہ تھے۔

۳۔ یہود جس کو نفرت و حقارت کی بناء پر امی کہتے تھے اور اپنے مقابلہ میں کمزور اور خوار سمجھتے تھے، اللہ غالب و دانا نے انہیں میں سے اسی کو رسول بنایا۔

۴۔ انسان کو بشر اس لئے کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انسان کی تخلیق کے وقت خود اپنے ہاتھوں سے مباشر ہوا تھا یعنی متصف ہوا تھا۔

---

[52]۔ سعیدی، **تبیان القرآن**، ۲:۸۷۴۔
sʿydy, tbyān āl-qrān, 2:874

[53]۔ خفاجی، احمد شہاب الدین مصری حنفی، (متوفیٰ ۱۰۲۹ھ)، **عنایۃ القاضی وکفایۃ الراضی علیٰ تفسیر البیضاوی**، (بیروت: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۷ھ)، ۶:۴۱۶۔
ẖfāğy, āḥmd šhāb āl-dyn mṣryḥnfy, ʿnāyt āl-qāḍy w kfāyt āl-rāḍyʿly tfsyr āl-byḍāwy, (byrwt:dār āl-ktb ālʿlmyh, 1417A),4:416

۵۔ آپ ﷺ کی آمد کا مقصد اولی دعوت توحید اور تعلیم وہدایت تھااور زمین پر بسنے والے جب انسان تھے تو ان کی رہنمائی اور ہدایت کے لئے ان کا ہم جنس ہونا مناسب اور ضروری تھا، تاکہ وہ اپنی رہنمائی کا فریضہ احسن اور بہتر طریقے سے ادا کر سکے۔

۶۔ آنحضور ﷺ کا مرد اور بشر ہونا آپ ﷺ کے رسول ہونے کے منافی نہیں ہے بلکہ رسول کے لئے دلائل اور معجزات کا ہونا ضروری ہے اور یہ اللہ تعالیٰ نے سیدنا محمد ﷺ کو دے کر بھیجا ہے۔

۷۔ کفار ومشرکین انبیاء کرام کی ظاہری بشریت سے دھوکہ کھاگئے، اور ان کی نگاہیں اور قلوب شان نبوت ورسالت کو پہچاننے اور جاننے سے قاصر رہے۔

۸۔ نبوت ورسالت سب کو حاصل اور نصیب نہیں ہوتی، خالق کائنات جب کسی کو نبی بنانے کا ارادہ فرماتا ہے تو اس نبوت کی اہلیت کا حامل انسان پیدا فرماتا ہے۔

۹۔ جب نبی اور رسول کو بشر اور انسانوں کے پاس بھیجا جائے تو اس کا بشر ہونا ضروری اور عین مقتضیٰ کے مطابق ہے ورنہ اس سے استفادہ ممکن نہیں ہوتا۔

سفارشات

اعتراض کے تحلیلی جائزہ کے بعد حسب ذیل سفارشات پیش کی جاسکتی ہیں جن سے محققین کے ساتھ ساتھ بالخصوص طلباء استفادہ کرسکتے ہیں۔

۱۔ سیرت پر کام کرنے والے احباب کو چاہئے کہ وہ تدوین کے دوران سیرت کے تنقیدی مطالعہ کو پیش نظر رکھیں تاکہ قارئین کے لئے غیر مسلموں کے اعتراضات اور مسلمانوں کے جوابات سے آگاہی حاصل ہوسکے۔

۲۔ سیرت پر منعقدہ کانفرنسز میں قابل اعتراض پہلوؤں اور گوشوں کو شامل کرناچاہئے تاکہ صاحب علم احباب کی تحقیق سے استفادہ کیا جاسکے۔

۳۔ محققین کو نقلی دلائل کے ساتھ ساتھ عقلی طور پر بھی ان اعتراضات کے جوابات دینے چاہئے کیونکہ یہ عصر حاضر کی اہم ترین ضرورت ہے۔

۴۔ سیرت مبارکہ میں مفید مقاصد اور پوشیدہ حکمتوں کو پیش نظر رکھنا چاہئے تاکہ سیرت مصطفیٰ ﷺ سے استفادہ ہر مسلمان کا جزولاینفک رہے۔